احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 7 نومبر 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 7 نومبر 2012ء 21 ذوالحج 1433 ہجری 7 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 257

نومسلموں کا خیال

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا:۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب بیت اللہ تعمیر کیا تو اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے چھوٹا رکھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپؐ خانہ کعبہ کو حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں پر لوٹا کیوں نہیں دیتے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تمہاری قوم کفر سے نئی نئی نہ نکلی ہوتی تو میں ضرور ایسا کرتا۔

(صحیح بخاری کتاب الحج باب فضل مکۃ حدیث نمبر:1480)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود کپورتھلہ آئے تو یہاں ایک مجذوب فقیر پھرا کرتے تھے۔ اللہ الصمد اللہ الصمدان کی صدا تھی۔ وہ کچھ بتاشے لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور کو سلام کرتے ہوئے آپ کے آگے جھک گئے تو حضرت نے ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور وہ خوش ہو کر چلے گئے اور جو لوگ حضرت کی مخالفت کرتے تھے ان کو کہنے لگے کہ یہ شخص تو فوج پلٹن رسالے اور سامان حرب لے کر آیا ہے تم ایسے بیوقوف ہو کہ چارپائیوں کی لکڑیاں لے کر بے ترتیبی کے ساتھ اس کے مقابلہ میں شور وغل مچاتے ہو۔ (بدر 24 جولائی 1913ء)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی بیان فرماتے ہیں:۔

ایک دن مغرب کے بعد حضور تشریف فرما تھے اور لوگ پروانہ وار آگے بڑھ رہے تھے۔ ان میں دیہاتی زمیندار لوگ بھی تھے۔ جو اپنے لباس کی عمدگی اور صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھ سکتے۔ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ لوگو پیچھے ہٹ جاؤ۔ حضرت صاحب کو تکلیف ہوتی ہے۔ حضور کو اس کا یہ کہنا تو ناگوار ہوا۔ مگر آپ جانتے تھے کہ اس نے اپنے اخلاص کے لحاظ سے ایسا کہا اور حضور کی شان اور مقام کے لحاظ سے ان لوگوں کو دیکھتے تھے جو آگے بڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا:۔

کس کو کہا جاوے کہ پیچھے ہٹو۔ جو آتا ہے اخلاص اور محبت کو لے کر آتا ہے۔ سینکڑوں کوس کا سفر کر کے یہ لوگ آتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ کوئی دم صحبت حاصل ہو اور انہیں کی خاطر خدا تعالیٰ نے سفارش کی ہے۔ ولا تصعر لخلق اللّٰہ ...... یہ صرف غریبوں کے حق میں ہے۔ جن کے کپڑے میلے ہوتے ہیں اور جن کو چنداں علم بھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل بھی ان کی دستگیری کرتا ہے کیونکہ امیر لوگ تو مجلسوں میں آپ ہی پوچھے جاتے ہیں اور ہر ایک ان سے بااخلاق پیش آتا ہے"۔

(الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی روایت کرتے ہیں۔

بنی نوع انسان کی ہمدردی کا اس قدر جوش آپ میں تھا کہ اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے ایک مرتبہ اپنی یادداشت میں لکھا تھا کہ خلق اللہ عیالی۔ اس کی مخلوق میرا کنبہ۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے۔ تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر اس کو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہو اس سے ہمدردی کروں اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں سے بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ آپ نے خود بیان فرمایا کہ آپ سیر کو نکلے۔ عبدالکریم پٹواری آپ کے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے تھا راستہ میں ایک بڑھیا 75,70 برس کی ملی۔ اس نے اس کو کہا کہ میرا خط پڑھ دو۔ اس نے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ دل پر چوٹ لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں ٹھہر گیا۔ اسے پڑھ کر اچھی طرح سمجھایا۔ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔ (الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

حقہ بُری چیز ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

"اس کے بعد میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حقہ بہت بُری چیز ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہئے۔"

(منہاج الطالبین انوار العلوم جلد 9 صفحہ 163)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت ٹیچر و ڈاکٹرز

مجلس نصرت جہاں کو ایم اے انگلش ٹیچر کی ضرورت ہے۔ جو مخلص خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں۔

اسی طرح مجلس نصرت جہاں کو دو میاں بیوی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ ایسے مخلص کپل (Couple) جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ مجلس نصرت جہاں سے درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں، ربوہ دفاتر تحریک جدید (شرقی ونگ) فون نمبر: 0476212967

موبائل نمبر: 03327068497

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

نیلامی سامان

نظامت جائیداد کے سٹور میں موجود سامان بذریعہ نیلامی مورخہ 12 نومبر 2012ء کو بوقت صبح 9 بجے بمقام وئیر ہاؤس دارالنصر شرقی بالمقابل کوٹھی لطیف احمد صاحب ٹھیکیدار چھنیاں میں فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات استفادہ کریں۔

سامان نیلامی

کرسیاں، واٹر الیکٹرک کولر، بیٹریاں، اے سی ونڈو، متفرق سامان لکڑی + لوہا، ڈرم تار کول والے جنریٹر 12KV.50KV نیلامی کی رقم نقدی کی صورت میں وصول کی جائے گی۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 4

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

غارِ حرا میں خدا کی عبادت کرنا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جب تیس سال سے زیادہ ہوئی تو آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی عبادت کی رغبت پہلے سے زیادہ جوش مارنے لگی۔ آخر آپ شہر کے لوگوں کی شرارتوں، بدکاریوں اور خرابیوں سے متنفر ہو کر مکہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی کی چوٹی پر ایک پتھروں سے بنی ہوئی چھوٹی سی غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے لگ گئے۔ حضرت خدیجہؓ چند دن کی غذا آپ کے لئے تیار کر دیتیں۔ آپ وہ لے کر حرا میں چلے جاتے تھے اور اُن دو تین پتھروں کے اندر بیٹھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت میں رات اور دن مصروف رہتے تھے۔

پہلی قرآنی وحی

جب آپؐ چالیس سال کے ہوئے تو ایک دن آپ نے اِسی غار میں ایک کشفی نظارہ دیکھا کہ ایک شخص آپ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ ’’پڑھیئے‘‘۔

آپ نے فرمایا میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔ اِس پر اُس نے دوبارہ اور سہ بارہ کہا اور آخر پانچ فقرے اُس نے آپ سے کہلوائے......(العلق: 2 تا 6)

یہ قرآنی ابتدائی وحی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمام دنیا کو اپنے رب کے نام پر جس نے تجھ کو اور کل مخلوق کو پیدا کیا ہے پڑھ کر آسمانی پیغام سنا دے۔ وہ خدا جس نے انسان کو ایسے طور پر پیدا کیا ہے کہ اُس کے دل میں خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کی محبت کا بیج پایا جاتا ہے۔ ہاں سب دنیا کو یہ پیغام سنا دے کہ تیرا ربّ جو سب سے زیادہ عزت والا ہے تیرے ساتھ ہوگا۔ وہ جس نے دنیا کو علوم سکھانے کے لئے قلم بنایا ہے اور انسان کو وہ کچھ سکھانے کے لئے آمادہ ہوا ہے جو اِس سے پہلے انسان نہیں جانتا تھا۔

یہ چند الفاظ قرآن کریم کی اُن سب تعلیموں پر حاوی ہیں جو آئندہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی تھی اور دنیا کی اصلاح کا ایک اہم بیج اُن کے اندر پایا جاتا تھا۔ اِن کی تفسیر تو قرآن شریف میں اپنے موقع پر آئے گی اِس موقع پر ان آیتوں کا اِس لئے ذکر کر دیا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا یہ ایک اہم واقعہ ہے اور قرآن کریم کے لئے یہ آیات ایک بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ کلام نازل ہوا تو آپ کے دل میں یہ خوف پیدا ہو گیا کہ کیا میں خدا تعالیٰ کی اتنی بڑی ذمہ داری ادا کر سکوں گا؟ کوئی اور ہوتا تو کِبر اور غرور سے اُس کا دماغ پھر جاتا کہ خدائے قادر نے ایک کام میرے سپرد کیا ہے۔ مگر محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کام جانتے تھے کام پر اِترانا نہیں جانتے تھے۔ آپ اس الہام کے بعد حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے۔ آپ کا چہرہ اُترا ہوا تھا اور گھبراہٹ کے آثار ظاہر تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے پوچھا آخر ہوا کیا؟ آپ نے سارا واقعہ سنایا اور فرمایا میرے جیسا کمزور انسان اِس بوجھ کو کس طرح اُٹھا سکے گا۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا کَلَّا وَاللّٰہِ مَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ خدا کی قسم! یہ کلام خدا تعالیٰ نے اِس لئے آپ پر نازل نہیں کیا کہ آپ ناکام اور نامراد ہوں اور خدا آپ کا ساتھ چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ ایسا کب کر سکتا ہے۔ آپ تو وہ ہیں کہ آپ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں اور بیکس اور بے مددگار لوگوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ وہ اخلاق جو ملک سے مٹ چکے تھے وہ آپ کی ذات کے ذریعہ سے دوبارہ قائم ہو رہے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور سچی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ کیا ایسے انسان کو خدا تعالیٰ ابتلاء میں ڈال سکتا ہے؟ پھر وہ آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو عیسائی ہو چکے تھے۔ اُنہوں نے جب یہ واقعہ سنا تو بے اختیار بول اُٹھے آپ پر وہی فرشتہ نازل ہوا ہے جو موسیٰ پر نازل ہوا تھا گویا استثناء باب 18 آیت 18 والی پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا۔ جب اِس بات کی خبر زید آپ کے آزاد کردہ غلام کو جو اُس وقت کوئی پچیس تیس سال کے تھے اور علیؓ آپ کے چچا کے بیٹے کو جن کی عمر اُس وقت گیارہ سال کی تھی پہنچی تو دونوں آپ پر فوراً ایمان لائے۔

حضرت ابوبکرؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا

ابوبکرؓ آپ کے بچپن کے دوست جو شہر سے باہر گئے ہوئے تھے، جب شہر میں داخل ہوئے تو معاً اُن کے کانوں میں یہ آوازیں پڑنی شروع ہوئیں کہ تمہارا دوست دیوانہ ہو گیا ہے، وہ کہتا ہے آسمان سے فرشتے اُتر کر مجھ سے باتیں کرتے ہیں۔ ابوبکرؓ سیدھے آپ کے دروازہ پر آئے اور دستک دی۔ جب آپ نے دروازہ کھولا تو اُنہوں نے آپ سے حقیقت حال کے متعلق سوال کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچپن کے دوست کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے کچھ تشریح کرنی چاہی۔ ابوبکرؓ نے روکا اور کہا کہ مجھے صرف اتنا جواب دیجئے کہ کیا آپ نے یہ اعلان کیا ہے کہ خدا کے فرشتے آپ کے پاس آئے اور اُنہوں نے آپ سے باتیں کیں؟ آپ نے پھر تشریح کرنی چاہی مگر ابوبکرؓ نے قسم دے کر کہا کہ صرف اِس سوال کا جواب دیجئے اور کچھ نہ کہیئے۔ جب آپ نے اثبات میں جواب دیا تو ابوبکرؓ نے کہا گواہ رہیئے میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور پھر کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ! آپ تو دلائل دے کر میرے ایمان کو کمزور کرنے لگے تھے۔ جس نے آپ کی زندگی کو دیکھا ہو کیا اُسے آپ کی سچائی کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت ہو سکتی ہے؟

مومنوں کی چھوٹی سی جماعت

یہ ایک چھوٹی سی جماعت تھی جس سے اسلام کی بنیاد پڑی۔ ایک عورت کہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ رہی تھی، ایک گیارہ سالہ بچہ، ایک جوان آزاد کردہ غلام، بے وطن اور غیروں میں رہنے والا جس کی پشت پر کوئی نہ تھا۔ ایک نوجوان دوست اور ایک مدعی الہام۔ یہ وہ چھوٹا سا قافلہ تھا جو دنیا میں نور پھیلانے کے لئے کفر و ضلالت کے میدان کی طرف نکلا۔ لوگوں نے جب یہ باتیں سنیں اُنہوں نے قہقہے لگائے۔ باہم دگر چشمکیں کیں اور نظروں ہی نظروں میں ایک دوسرے کو جتایا کہ یہ لوگ مجنون ہو گئے ہیں اِن کی باتوں سے متعجب نہ ہو، بلکہ سنو اور مزہ اُٹھاؤ۔ مگر حق اپنی پوری شان کے ساتھ ظاہر ہونا شروع ہوا اور یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کے مطابق ’’حکم پر حکم۔ حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ قانون پر قانون‘‘۔ ہوتا گیا۔ ’’تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں‘‘ اور ’’اجنبی زبان‘‘ سے جس سے عرب پہلے نا آشنا تھے، خدا نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عربوں سے باتیں کرنی شروع کیں۔ نوجوانوں کے دل لرزنے لگے، صداقت کے متلاشیوں کے جسموں پر کپکپی پیدا ہوئی۔ اُن کی ہنسی، ٹھٹھے اور استہزاء کی آوازوں میں پسندیدگی اور تحسین کے کلمات بھی آہستہ آہستہ بلند ہونے شروع ہوئے۔ غلاموں، نوجوانوں اور مظلوم عورتوں کا ایک جتھا آپ کے گرد جمع ہونے لگ گیا۔ کیونکہ آپ کی آواز میں عورتیں اپنے حقوق کی حفاظت دیکھ رہی تھیں۔ غلام اپنی آزادی کا اعلان سن رہے تھے اور نوجوان بڑی بڑی اُمیدوں اور ترقیوں کے راستے کھلتے ہوئے محسوس کر رہے تھے۔

رؤسائے مکہ کی مخالفت

جب ہنسی اور ٹھٹھے کی آوازوں میں سے تحسین اور تعریف کی آوازیں بھی بلند ہونا شروع ہو گئیں، تو مکہ کے رؤساء گھبرا گئے، حکام کے دل میں خوف پیدا ہونے لگا۔ وہ جمع ہوئے، اُنہوں نے مشورے کئے، منصوبے باندھے اور ہنسی اور ٹھٹھے کی جگہ ظلم و تعدی اور سختی اور قطع تعلق کی تجاویز کا فیصلہ کیا گیا اور اُن پر عمل ہونا شروع ہوا۔ اب مکہ سنجیدگی سے اسلام کے ساتھ ٹکرانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ اب وہ ’’پاگلانہ‘‘ دعویٰ ایک ترقی کرنے والی حقیقت نظر آرہا تھا۔ مکہ کی سیاست کے لئے خطرہ، مکہ کے مذہب کے لئے خطرہ، مکہ کے تمدن کے لئے خطرہ اور مکہ کے رسم و رواج کے لئے خطرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اسلام ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بناتا ہوا نظر آتا تھا۔ جس نئے آسمان اور زمین کے ہوتے ہوئے عرب کا پُرانا آسمان اور پُرانی زمین قائم نہیں رہ سکتے تھے۔ اب یہ سوال مکہ والوں کے لئے ہنسی کا سوال نہیں رہا تھا اب یہ زندگی اور موت کا سوال تھا۔ اُنہوں نے اسلام کے چیلنج کو قبول کیا اور اُسی روح کے ساتھ قبول کیا جس روح کے ساتھ نبیوں کے دشمن نبیوں کے چیلنج کو قبول کرتے چلے آئے تھے اور وہ دلیل کا جواب دلیل سے نہیں بلکہ تلوار اور تیر کے ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئے۔ اسلام کی خیر خواہی کا جواب ویسے ہی بلند اخلاق کے ذریعہ سے نہیں بلکہ گالی گلوچ اور بدکلامی سے دینے کا اُنہوں نے فیصلہ کر لیا۔ ایک دفعہ پھر دنیا میں کفر اور اسلام کی لڑائی شروع ہوگئی۔ ایک دفعہ پھر شیطان کے لشکروں نے فرشتوں پر ہلّہ بول دیا۔ بھلا اُن مٹھی بھر آدمیوں کی طاقت ہی کیا تھی کہ مکہ والوں کے سامنے ٹھہر سکیں۔ عورتیں بے شرمانہ طریقوں سے قتل کی گئیں۔ مرد ٹانگیں چیر چیر کر مار ڈالے گئے، غلام تپتی ہوئی ریت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹے گئے۔ اِس حد تک کہ اُن کے چمڑے انسانی چمڑوں کی شکلیں بدل کر حیوانی چمڑے بن گئے۔ ایک مدت بعد اسلام کی فتح کے زمانہ میں جب اسلام کا جھنڈا مشرق و مغرب میں لہرا رہا تھا ایک دفعہ ایک ابتدائی نومسلم غلام خبابؓ کی پیٹھ ننگی ہوئی تو اُن کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اُن کی پیٹھ کا چمڑا انسانوں جیسا نہیں جانوروں جیسا ہے وہ گھبرا گئے اور اُن سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ کیا بیماری ہے؟ وہ ہنسے اور کہا بیماری نہیں یہ یادگار ہے اُس وقت کی جب ہم نومسلم غلاموں کو عرب کے لوگ مکہ کی گلیوں میں سخت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹا کرتے تھے اور متواتر یہ ظلم ہم پر روا رکھے جاتے تھے اُسی کے نتیجہ میں میری پیٹھ کا چمڑہ یہ شکل اختیار کر گیا ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ارشادات

حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھنا بھی ایک انقلاب پیدا کرنے والی چیز ہے

انقلاب پیدا کرنے والی چیز

حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھنا بھی ایک انقلاب پیدا کرنے والی چیز ہے۔ احباب جماعت کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

(خطبات مسرور جلد چہارم ص32)

کتب حضرت مسیح موعود کا درس

امراء اور پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا درس دیں۔ یہ محض وعظ نہیں ہوگا کیونکہ یہ اپنے اندر مشاہدہ رکھتا ہے۔ قرآن کریم وعظ نہیں بلکہ وہ مشاہدات پر حاوی ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کی کتب مشاہدات پر مبنی اور مشاہدات پر حاوی ہیں۔ ایک عام واعظ تو یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں یہ لکھا ہے مگر خدا تعالیٰ کے انبیاء یہ نہیں کہتے کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پر یہ لکھا ہے۔ ہماری زبان پر یہ لکھا ہے۔ ان کا وعظ ان کی سوانح عمری ہوتا ہے اس لئے ان کی کتب پڑھنے سے واعظ والا اثر انسان پر نہیں پڑتا بلکہ مشاہدہ والا اثر پڑتا ہے۔ جس طرح دعا نماز کا مغز ہے اسی طرح انبیاء کی کتب میں نصیحت کا مغز ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے کلام میں پایا جاتا ہے''۔

تو یہ درس کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔ یہ بھی تربیت کا حصہ ہے اپنی بھی اور جماعت کی بھی۔

(خطبات مسرور جلد اول ص531,530)

بابرکت تحریروں کا ہمیں مطالعہ کرنا چاہئے

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح (موعود) کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تا کہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں امن وسلامتی کے دیئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔

(روزنامہ الفضل 26 ستمبر 2009ء)

حضرت اقدس کی کتب بڑی نعمت ہیں

''اس زمانے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کی تفاسیر اور علم کلام سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کے لئے جن کو اردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اردو میں ہیں۔ اکثریت اردو میں ہے۔ چند ایک عربی میں بھی ہیں۔ پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کے لئے (بیوت الذکر) میں درسوں کا انتظام ہے ان میں بیٹھنا چاہئے اور درس سننا چاہئے۔ پھر ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور ایم۔ٹی۔اے والوں کو بھی مختلف ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل کرنے چاہئیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات کے تراجم بھی ان کی زبانوں میں پیش ہوں۔ جہاں جہاں تو ہو چکے ہیں اور تسلی بخش تراجم ہیں وہ تو بہرحال پیش ہو سکتے ہیں اور اس طرح اردو دان طبقہ جو ہے، ملک جو ہیں، وہاں سے اردو کے پروگرام بن کے آنے چاہئیں جن میں سے زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود کے اس کلام کے معرفت کے نکات دنیا کو نظر آئیں اور ہماری بھی اور دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب بنیں''۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 جون 2004ء)

دینی علم کے بے بہا خزانے

سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں، کیونکہ آپ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس سے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے۔ ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو ان کے دنیا دار پروفیسران کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھیں۔ اس بارے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں''۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2004ء)

قرآنی علوم کی معرفت کے لئے مطالعہ کریں

آجکل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح وتفسیر ہے جو ہمیں آپ کی کتب سے ملتی ہے۔......

......اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کتب ضرور پڑھنی چاہئیں اور انہیں کتب سے آپ کو دلائل میسر آجاتے ہیں لوگوں کے اعتراضوں کے جواب دینے کے اور یہی آجکل طریق ہے آپ کی مجلسوں سے فیضیاب ہونے کا، آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا کہ پہلے بھی میں کہتا رہا ہوں کہ آپ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے اور اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی۔......

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم ص38)

کتب حضرت مسیح موعود علم قرآن عطا کرتی ہیں

......آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود کو بھی قرآن کریم کے علوم ومعارف دیئے گئے ہیں اور آپ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم ومعرفت اور دلائل عطا کروں گا۔ تو اس کے لئے کوشش اور علم حاصل کرنے کا شوق اور دعا کہ اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا، بہت ضروری ہے۔ گھر بیٹھے یہ سب علوم ومعارف نہیں مل جائیں گے اور پھر اس کے لئے کوئی عمر کی شرط بھی نہیں ہے۔ تو سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے

کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو ان کے دنیادار پروفیسران کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کرسکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہوسکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ...... بعض لوگ کہتے ہیں حافظہ بڑی عمر میں کمزور ہوجاتا ہے۔ مجھے یاد ہے ہمارے ایک استاد ہوتے تھے، انہوں نے ریٹائرمنٹ کے بعد قرآن کریم حفظ کیا اور ربوہ میں سائیکل کے ہینڈل پر قرآن کریم رکھا ہوتا تھا اور چلتے ہوئے پڑھتے رہتے تھے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم ص 36,35)

حضور کی کتب کو زیر مطالعہ رکھیں

جو واقفین اردو پڑھ سکتے ہیں (حضور کو بتایا گیا کہ سارے واقفین اردو پڑھ لیتے ہیں) ان کو چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کی تحریر کردہ چھوٹی چھوٹی کتب کو اپنے زیر مطالعہ رکھیں اور روزانہ ایک صفحہ پڑھا کریں۔

حضور انور نے واقفین سے دریافت فرمایا کہ کون روزانہ حضرت مسیح موعود کی کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا ہے؟

ایک وقف نو نے بتایا کہ وہ کشتی نوح کا مطالعہ کر رہا ہے۔

جس پر حضور انور نے فرمایا کشتی نوح پڑھ رہے ہو اچھا، ماشاءاللہ۔

بعدازاں فرمایا کہ حضور کی ایسی کتب جو آسان اردو میں ہیں ان کا مطالعہ کریں اور جہاں مشکل الفاظ آجائیں تو وہاں نشان لگالیں۔ یوں جامعہ احمدیہ میں داخلہ سے پہلے آپ لوگوں کی نوٹس بنانے کی عادت بھی بن جائے گی اور علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ علمی لحاظ سے بنیاد بھی بن جائے گی۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم ص 47)

آ۔محمود

میرے سسر مکرم لیفٹیننٹ (ر) محمد اسلم قریشی صاحب

ایک مثالی باپ اور مثالی شوہر کی یادیں

میرے سسر مکرم لیفٹیننٹ (ر) محمد اسلم قریشی صاحب جن سے میری پہلی ملاقات 2006ء کے رمضان المبارک میں ہوئی۔ جب وہ اپنے بیٹے کے رشتے کی غرض سے ہمارے گھر تشریف لائے اور خاکسارہ کو بطور اپنی بیٹی کے قبول فرمایا۔ میں نے یہاں بہو کا لفظ اس لئے استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی میرے لئے بہو کا لفظ استعمال نہیں کیا تھا اور مجھے نہ صرف اپنی بیٹی بنایا بلکہ اپنی حقیقی بیٹیوں سے بڑھ کر مجھے مقام دیا۔ جس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ میری بہنوں کو اپنی کوئی بات منوانا مقصود ہوتی تو مجھ سے کہتی کہ ''آپ کہیں کہ فلاں کام کرنا ہے'' تو مجھ ناچیز کی بات کی ہمیشہ لاج رکھتے اور فوراً وہ کام ہوجاتا۔

میری شادی کے بعد ان سے ملاقات کرنے والے ہر اپنے اور غیر نے محسوس کیا کہ وہ میری حد سے زیادہ قدر کرتے تھے۔ یہ صرف اور صرف ان کی اعلیٰ ظرفی ہی تھی جو مجھ ناچیز کو اتنی عزت اور محبت سے نوازا۔

ایک مسئلہ جو ہمارے معاشرہ میں اس وقت جنم لیتا ہے کہ جب بہو، بیٹا اپنا گھر علیحدہ لینے کا سوچتے ہیں تو جو ردّعمل سسرال والوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ جائے پناہ۔ اس ضمن میں میرے ساتھ ابوجی مرحوم کا معاملہ بالکل الٹ ہوا۔ جب میں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ چونکہ میرے شوہر لاہور میں ملازمت کرتے ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ لاہور میں رہنا چاہتی ہوں تو میری اس خواہش کا علم ہوتے ہی فوراً میرے شوہر کو حکم دیا کہ فوراً لاہور میں گھر تلاش کیا جائے۔ جس کی انہوں نے تعمیل کی اور جب ہمارے لاہور شفٹ ہونے کا وقت آیا تو ہمارے کچھ رشتہ داروں کا خیال تھا کہ ابوجی مرحوم کو تسلی دی جائے اور جب انہوں نے تسلی آمیز الفاظ بولے تو ابوجی مرحوم نے فوراً اس خیال کو رد کرتے ہوئے کہا کہ پہلے میرا ایک گھر تھا اب دو گھر بن گئے ہیں اور میں اس نعمت پر بہت خوش ہوں اور پھر میرے شفٹ ہونے کے لئے میرے ساتھ بڑے بھائی اور بڑی باجی (نند) کو بھجوایا کہ ہر قسم کی مدد ہوجائے جو انہوں نے بہت محبت اور جانفشانی کے ساتھ کی۔

ایسے وقت میں عموماً گھروں میں سامان کی تقسیم وغیرہ پر جھگڑے ہوتے ہیں مگر اس وقت میرا سارا سامان بلاتردد لاہور روانہ کیا۔ ان کی طبیعت میں حسد، حرص اور لالچ جیسی کوئی چیز نہ تھی۔ ان کا حسن سلوک صرف یہاں پر ہی ختم نہیں ہوجاتا بلکہ جب میں لاہور شفٹ ہوگئی تو میرے کمرہ کے لئے نیا فرنیچر بنوایا اور مجھے کہا کہ یہ بھی تمہارا ہے جس پر میں بہت خوش ہوئی۔ میرے پاس لاہور آکر مہینہ مہینہ رہتے تھے اور کہتے تھے ''میری زندگی کا بہترین اور سکون والا وقت یہاں تم لوگوں کے پاس گزرتا ہے''۔

میں جب بھی ان سے ملاقات کرنے جاتی یا واپسی کے لئے رخصت لینے جاتی تو ہمیشہ مجھ ناچیز کے لئے کھڑے ہوجاتے اور پہلے مجھے بٹھاتے پھر خود بیٹھتے تھے اور اکثر اپنی جگہ سے اٹھ جاتے تھے اور گھر کی بہترین جگہ مجھے دینے کی کوشش میں لگے رہتے تھے اور جب ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگتا تو ہمیشہ مجھے کہتے کہ بیٹا پہلے آپ کھانا ڈالیں اور جب میں اصرار کرتی کہ آپ بڑے ہیں پہلے آپ شروع کریں تو پھر مجھ سے کہتے کہ اچھا پھر اپنے ہاتھ سے مجھے ڈال کر دو یعنی ان کی محبت اس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ میں بعض اوقات خود شرمندہ ہوجاتی تھی کہ یہ کس قدر میرے ساتھ احسان کا سلوک کرتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہر سسر کو اپنی بہو کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنا چاہئے۔

ایک دفعہ میں نے کہا ابوجی اس دفعہ میں نے کپڑے کم بنوائے ہیں۔ مجھے اسی وقت کہنے لگے برقعہ پہنو میں اپنی بیٹی کو خود کپڑے لے کر دیتا ہوں میں نے خوش ہوکر برقعہ پہنا ایک بہن کو ساتھ لے کر بازار گئے اور دکان میں جاکر کہا جو مرضی اور جتنے مرضی سوٹ لے لو۔ چنانچہ میں دو سوٹ لے کر بیٹھ گئی تو کہنے لگے اور لو میں نے کافی کہا کہ بہت ہیں تو زبردستی مجھے چھ سوٹ لے کر دیئے۔ مجھ سے کہتے کہ تم مجھ سے کچھ مانگ کر تو دیکھو۔ پھر اس طرح ان کی عنایات وفات تک مجھ پر رہیں۔

جب کبھی میں کھانا بناتی تو بہت تعریف کرتے بلکہ بعض اوقات تو کہتے کہ عرصہ دراز سے مجھے اسی ذائقہ کی تلاش تھی۔ وہ خود پڑھے لکھے اور آرمی آفیسر تھے۔ ان کا کھانے کا معیار بہت بلند ہونے کے باوجود بہت سادہ تھا۔ برداشت کا مادہ بہت زیادہ تھا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ میں نے اپنی ساری زندگی میں اتنا برداشت کا مادہ کسی میں نہیں دیکھا۔

بچوں کی بڑی سے بڑی غلطی معاف کرنے کے ساتھ ساتھ درگزر کرتے تھے جس کی وجہ سے بچے ان کے ساتھ بہت فری تھے اور ان کے ساتھ شرارتیں کرتے تھے اور وہ ان کی شرارتوں پر بجائے ڈانٹ کے خوش ہوتے تھے۔

یعنی ان کی قوت برداشت کمال کی تھی۔ پھر ان کی ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ بہت زیادہ حلیم تھے اکثر بزرگوں کی طبیعت میں بے چینی آجاتی ہے اور وہ اپنی بے چینی دور کرنے کے لئے اکثر دوسروں کو بے چین کر دیتے ہیں لیکن ابوجی مرحوم میں ایسی کوئی بات نہیں تھی بلکہ وہ اپنے بچوں کے معاملات میں خوشی کو فوقیت دیتے تھے اور اسی طرح ان کے بچوں کی تربیت تھی کہ وہ اپنے ابوجی مرحوم کی خوشی کو عزیز سمجھتے تھے۔ جس کی وہ بہت قدر کرتے تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوتے تھے۔ ابوجی مرحوم کا حسن سلوک اپنوں کے ساتھ تو تھا ہی اس کے ساتھ ساتھ غیروں بلکہ یوں کہا جائے کہ دشمنوں کے ساتھ بھی مثالی سلوک تھا۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

ان کی وفات سے چند روز قبل معلوم ہوا کہ ان کی طلاق یافتہ بیٹی کی ساس جو کہ رشتہ میں ان کی بھابھی بھی تھیں زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں تو تیمارداری کرنے کے لئے بے چین ہوگئے اور گاڑی لے کر تیمارداری کرنے کے لئے گئے۔ پھر کچھ دنوں بعد معلوم ہوا کہ ان کو کافی عرصہ صاحب فراش ہونے کی وجہ سے Bed Sole ہوگئی ہے تو ان کو Air Circulation Bed بھجوانے کی خواہش کا اظہار کیا اور محض اللہ کے فضل سے ان کی یہ خواہش میرے شوہر کو پورا کرنے کی سعادت ملی۔ پھر میری بڑی باجی (یعنی نند) مجھے بتانے لگیں کہ کیسے وہ میٹرس ان تک پہنچا تو فوراً ابوجی مرحوم نے بات کو کاٹ کر کہا کہ بس دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

ان کی وفات سے ایک روز قبل کا واقعہ ہے کہ میرے شوہر امریکہ سے کچھ Choclates لائے تھے جو ان کو دیں تو انہوں نے اس میں سے دو مٹھیاں بھر کر پاس بیٹھی کام کرنے والی کی گود میں ڈال دیں۔ امی جی پاس بیٹھی یہ دیکھ رہی تھیں کہ ابھی گھر کے بچوں کو آپ نے نہیں دیں تو فوراً فرمانے لگے دیکھو ہر چیز میں سب سے پہلے صدقہ نکالنا چاہئے۔

پس یہ ان کا حسن سلوک تھا جس سے اپنوں اور غیروں، دوستوں اور دشمنوں نے فائدہ اٹھایا۔

بار بار چندوں کو وقت پر ادا کرنے کی تلقین کرتے رہے اور کہتے تھے کہ میرا اصول ہے کہ ہر چندہ کو اس کے مالی سال کی پہلی تاریخ کو ادا کردو اور ہمیشہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ اکثر کہتے تھے کہ بیٹا جب بھی کوئی مشکل ہو کچھ نہ کچھ چندہ کی رسید کٹوا دیں۔

یہی وجہ ہے کہ ابوجی مرحوم کی وفات کے وقت ان کا وصیت کا چندہ اور باقی چندہ جات بھی کلیئر تھے۔

ابوجی مرحوم بہت ہی دعائیں کرنے والے اور ہمیں بھی دعاؤں کی تحریک کرنے والے تھے اور بہت تحمل اور نرم زبان میں گفتگو فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی انہیں ان کی نیکیوں اور حسن سلوک کا اجر عظیم عطا فرمائے اور ان سے رحمت کا سلوک کرے۔ آمین

آپ کی وفات 20 اگست 2012ء کو رات 8 بجکر 20 منٹ پر ہوئی یہ عیدالفطر کا دن تھا۔ اللہ ان کو ہمیشہ اپنے قرب میں جگہ دے اور ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے والا بنائے۔ آمین

بیت الغفور ہیلز اووِن (Halesowen) برمنگھم کا افتتاح

رپورٹ: مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ

سال 2012ء یوکے کی تاریخ میں ایک نہایت اہم سال ہے۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے یوکے میں چھ بیوت الذکر کا افتتاح فرمایا اور ایک بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ انہیں بیوت الذکر میں سے ایک ہیلز اووِن (Halesowen) برمنگھم کی بیت الذکر ہے جس کے بابرکت افتتاح کی کارروائی ذیل میں درج ہے۔

بیت الغفور (ویسٹ برمنگھم) کے افتتاح کی تقریب سعید مورخہ 18 مارچ 2012ء بروز اتوار عمل میں آئی۔ بیت المقیت والسال کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت بیگم صاحبہ و اراکین قافلہ ساڑھے بارہ بجے دوپہر بیت الغفور کے احاطہ میں تشریف لائے جہاں دور ونزدیک سے آنے والے احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد اپنے پیارے امام کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھی جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل تھے۔ بچوں اور بچیوں نے اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا کے ترانے کے ساتھ اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن، مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈز، مکرم مولانا عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری، مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب مجوکہ صدر جماعت ویسٹ برمنگھم نے تمام جماعت کی نمائندگی میں حضور انور کا استقبال کیا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ تمام اراکین مجلس عاملہ کا حضور انور سے تعارف کروایا گیا۔ انہیں بھی حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا۔ سب سے پہلے حضور انور نے بیت الذکر کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد بیت الذکر کے احاطہ میں حضور انور نے زیتون کا ایک پودا بطور یادگار لگایا۔ اس کے بعد حضور انور بیت الذکر کے اندر تشریف لے گئے جہاں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔

مکرم مرزا مظفر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی جس کا ترجمہ مکرم وسیم شاہ صاحب نے پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب یوکے نے اپنی تقریر میں حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کیا کہ آپ اس بیت الذکر کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ اس کے ساتھ ہی مقامی جماعت کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ یہ جماعت 2004ء میں قائم ہوئی۔ اُس وقت اس کی تجنید 125 تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 200 ہو گئی ہے۔ اس جماعت کے افراد Halesowen، Dudley، Handsworth، Quinto اور Edgbaston کے علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

2008ء میں بیت الذکر کے لئے ایک اور جگہ 1 لاکھ 85 ہزار پاؤنڈ میں خریدی گئی لیکن علاقہ کے بعض لوگوں اور بعض کونسلرز نے سخت مخالفت کی جس کی وجہ سے پہلے ہماری درخواست کونسل نے دو دفعہ رد کر دی لیکن پھر اپیل کرنے کے بعد ہمیں جگہ مل گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد یہ موجودہ جگہ مارکیٹ میں آئی اور محسوس کیا گیا کہ یہ جگہ پہلی جگہ سے کئی لحاظ سے بہتر ہے۔ اس لئے 19 اکتوبر 2011ء کو یہ جگہ چار لاکھ پاؤنڈز میں خریدی گئی۔ 19 اکتوبر کا دن اس لحاظ سے ایک تاریخی دن ہے کہ 1924ء میں اسی تاریخ کو حضرت مصلح موعود نے بیت الذکر فضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس عمارت کو بیت الذکر میں تبدیل کرنے پر دو لاکھ پاؤنڈز خرچ ہوئے۔ اس طرح کل لاگت چھ لاکھ پاؤنڈ ہوگئی۔ اب تک مقامی جماعت 3 لاکھ 70 ہزار پاؤنڈ اور مڈلینڈ ریجن کی دوسری جماعتیں ایک لاکھ پاؤنڈ جمع کر چکی ہیں اور اس مقصد کے لئے تمام احباب نے بڑھ چڑھ کر محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کی اور عورتوں نے اپنے زیورات بھی پیش کئے۔

یہ عمارت میتھوڈسٹ عیسائیوں کا چرچ تھا جو 18 مارچ 1909ء میں تعمیر ہوا۔ 103 سال تک عیسائیت کے لئے استعمال ہوتا رہا اور اب یہ عمارت خدا کے فضل سے خدائے واحد کی عبادت کے لئے استعمال ہوگی۔ یہ عمارت شہر کے وسط میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 1800 مربع میٹر ہے۔ جس میں 600 مربع میٹر مسقّف ہے۔ بالائی منزل پر بیت الذکر ہے جس کا رقبہ 300 مربع میٹر ہے۔ نچلے حصہ میں کثیر المقاصد ہال ہے۔ اس کا رقبہ بھی 300 مربع میٹر ہے۔ مجموعی طور پر 700 سے 800 افراد تک نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ ہال ہیں۔ دفاتر، کمرہ حفاظت، باورچی خانہ اور وضو کے لئے موزوں جگہیں موجود ہیں۔ بیت الذکر کی عمارت کے ساتھ علیحدہ مربی ہاؤس ہے جو تین بیڈ رومز پر مشتمل ہے اور اس میں تمام ضروری سہولتیں موجود ہیں۔ پارکنگ کے لئے موزوں جگہ موجود ہے۔ یہ بیت الذکر بڑی شاہراہ M5 کے جنکشن 3 سے صرف ایک میل کے فاصلے پر ہے۔ بیت الذکر کی تیاری کے دوران مقامی احباب جماعت نے حصول برکت کے لئے ربوہ میں پانچ بکروں کا گوشت بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کروایا۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ...... (البقرۃ:219) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور انہوں نے جہاد کیا۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ صفت غفور کا متعدد جگہ قرآن کریم میں ذکر آیا ہے۔ اس آیت میں فرمایا ہے کہ ایمان لانے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت بھی کرتے ہیں اور جہاد بھی کرتے ہیں۔ لوگ ہجرتیں دنیا کی خاطر بھی کرتے ہیں۔ لیکن بعض ہجرتیں دین کے لئے ہوتی ہیں۔ اس زمانہ میں احمدی زیادہ تر دین کی خاطر ہجرتیں کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اپنے ملک میں عبادت کا حق نہیں تھا۔ آزادی سے (دینی) تعلیمات پر عمل کرنے کا حق چھین لیا گیا۔ مغربی ممالک کا بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں اپنے اندر سمو لیا۔ عبادت کا حق دیا۔ آزادی سے زندگی بسر کرنے کا حق دیا۔ اس لحاظ سے یہاں کے لوگ ہماری دعاؤں کے حقدار ہیں کہ انہوں نے امن مہیا کیا۔ یہ بھی وسعت حوصلہ ہے کہ اپنے چرچ جو عبادت کے لئے استعمال نہیں ہو رہے تھے اور اپنا خرچ بھی پورا نہیں کر رہے تھے انہیں بغیر تعصب کے بیچ دیا۔ کل وولورہیمپٹن میں جو بیت الذکر کا افتتاح ہوا ہے وہ جگہ بھی پہلے چرچ تھی اور آج یہاں جس بیت الذکر کا افتتاح ہو رہا ہے یہ بھی پہلے چرچ تھا۔ ان کے وسعت حوصلہ کی داد دینی چاہئے کہ خدا کو نہ ماننے والے خدا کی عبادت کے لئے جگہ دے رہے ہیں اور پہلے استعمال سے مختلف استعمال کے لئے جگہ دے رہے ہیں۔

پھر فرمایا ایک مال کا جہاد ہے۔ اس بیت الذکر کو مال کے جہاد سے ہی خریدنے کی توفیق ملی۔ اس طرح ایک بڑا جہاد اشاعت (دین) کا جہاد ہے۔ اب اس جہاد کا بھی حق ادا کرنا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔ اس بیت الذکر کے بننے سے ہی لوگوں کی توجہ (دین حق) کی طرف ہوگی۔ اشاعت (دین) کا جہاد اس وقت تک کامیاب نہیں ہوگا جب تک ہم (دینی) تعلیم کے مطابق اپنے نفسوں کا جہاد نہیں کریں گے۔ جس کی تشریح اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے۔ پس اب آپ نے (اشاعت دین) کا جہاد کرنا ہے۔ اس علاقہ کے لوگوں نے بلا تعصب اپنی جگہیں عبادت کے لئے دی ہیں اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے (دین حق) کی حقیقی تعلیم ان لوگوں تک پہنچائیں اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ پھر فرمایا اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ رحم بھی فرمائے گا اور کوتاہیاں بھی معاف فرمائے گا کیونکہ وہ غفور ہے۔ وہ واحد ہے وہ رحیم ہے۔ اس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہر شخص جو یہاں عبادت کیلئے آئے گا وہ اپنے اندر خدائے واحد کی صفت واحد کو جاری کرنے کی کوشش کرے گا اور اس علاقے کے لوگوں تک وحدانیت کا پیغام پہنچائے گا۔ خدا کرے ہم ایسا ہی کریں۔ پھر فرمایا یہ بھی یاد رکھیں کہ جب تک ہمارے دل ایک دوسرے کے لئے محبت اور پیار سے بھرے ہوئے نہیں ہوں گے اور ہم (دین حق) کی تعلیم پر عمل کرنے والے نہیں ہوں گے ہم (اشاعت دین) میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ (بیت الذکر) کا مقصد عبادت قائم کرنا اور (دین حق) کا پیغام پہنچانا ہے۔

حضور انور اپنے اس خطاب کے بعد لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے پُرجوش ترانوں کے ساتھ اپنے امام کا استقبال کیا۔ بعد ازاں (بیت الذکر) میں تشریف لاکر حضور انور نے احباب جماعت کے ساتھ تصاویر بنوائیں جو احباب کے لئے ایک قیمتی یادگار کے طور پر ہمیشہ محفوظ رہیں گی اور ان کی آئندہ نسلوں کے لئے بھی خلافت سے وابستگی کا ذریعہ ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اس کے بعد نماز ظہر و عصر حضور انور نے جمع کرکے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور انور نے میئر اور ممبران پارلیمنٹ سمیت معزز مہمانوں کو شرف ملاقات بخشا۔ اور اس کے بعد مہمانوں کے لئے خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔

مہمانوں کے لئے خصوصی تقریب

بیت الذکر کے ایک ہال میں مہمانوں کے لئے ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو غانین احمدی دوست Mr.Toby Mwanje نے کی۔ اور انگریزی ترجمہ ایک انگریز احمدی دوست Dr.Ali Carmichael نے پیش کیا۔ مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈز نے حضور انور اور دیگر معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور

بتایا کہ اس بیت الذکر کا نام حضور انور نے بیت الغفور عطا فرمایا ہے۔ جس کے معنے ہیں ’’بخشنے والے خدا کا گھر‘‘۔ انہوں نے اس لحاظ سے بھی مہمانوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا کہ آج ’مدرز ڈے‘ ہے اور اس کے باوجود اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ویسٹ برمنگھم جماعت 2004ء میں قائم ہوئی۔ 2011ء میں یہ جگہ خریدی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ 1889ء میں قائم ہوئی اور اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور امام مہدی بنایا ہے۔ خدا کے فضل سے آج یہ جماعت 200 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ جماعت کی سب ترقی خلافت کے روحانی نظام سے وابستہ ہے۔ اور یہ بیت الذکر بھی حضور انور کی خصوصی توجہ کا نتیجہ ہے۔ آخر میں انہوں نے ایک بار پھر سب معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

معزز مہمانوں کے خطابات

سب سے پہلے یورپین پارلیمنٹ کے ممبر Mr.Phil Bennion نے خطاب کیا اور حضور انور اور ساری جماعت کو بیت الذکر کے افتتاح پر مبارکباد دی اور کہا کہ آپ کی جماعت ایک باعمل جماعت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس تقریب میں شرکت میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے اور اس پر مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد Halesowen کے ممبر پارلیمنٹ Rt.Hon. James Morris نے خطاب کیا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں اس اہم موقع پر شرکت کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے بہت سی مذہبی جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کیا ہے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کے ساتھ کام کرنے کا ایک خاص لطف محسوس ہوا۔ انہوں نے مقامی ایم پی کی حیثیت سے حضور انور کو اپنے علاقہ میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہا۔

اگلے مہمان مقرر کونسلر مائیکل ایون، میئر آف ڈڈلی (Dudley) تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے دعوت ملنے پر شکریہ ادا کیا۔ پھر کہا کہ ساری دنیا میں مختلف قسم کے مسائل ہیں اس لئے سب لوگوں کو مل کر کام کرنا چاہئے اور ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے اخبارات وغیرہ میں دیکھا ہے کہ آپ لوگ خیراتی کاموں کے ذریعہ لوگوں کی بہت خدمت کر رہے ہیں۔ نہ صرف اس ملک میں بلکہ دوسرے کئی اور ممالک میں بھی۔ یہ بات بہت قابل تعریف ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ (دین حق) کی یہ تعلیم کہ جو شخص اپنے ہمسائے کے ساتھ امن سے نہیں رہتا وہ خدا کے ساتھ بھی امن سے نہیں رہتا بہت اچھی تعلیم ہے۔

حضور انور کا خطاب

تشہد، تعوذ کے بعد حضور انور نے تمام مہمانوں کو السلام علیکم کی دعا دی اور پھر فرمایا مَیں سب سے پہلے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ آج کی دنیا میں عام طور پر لوگ مذہب میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ یوکے میں نیشنل اعداد و شمار کے مطابق 70 سے 80 فیصد لوگ ابھی تک مذہب کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں لیکن 10 فیصد سے کم چرچ جاتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف لفظی تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے جو لوگ کسی مذہبی تقریب میں شامل ہوتے ہیں وہ یا تو مذہب سے کچھ دلچسپی رکھتے ہیں یا خوش اخلاقی کی وجہ سے شرکت کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی مذہب کی ایک بنیادی تعلیم ہے۔ آپ کی شرکت ...... کی صحیح تعلیم کو جاننے کی ایک کوشش ہے۔ اس لئے ہم آپ کی شرکت پر شکرگزار ہیں۔ ہماری جماعت کیا ہے اور اس کا کیا مقصد ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا ایمان ہے کہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی ہیں۔ آپ ایسے وقت میں تشریف لائے جب دنیا کو ایک مصلح کی ضرورت تھی۔ آپ نے اپنی بعثت کے تین مقاصد بیان کئے ہیں جو آپ نے پورے بھی کئے۔ وہ مقاصد یہ ہیں۔

اوّل خدا اور بندے کا تعلق قائم کروانا جو عبادت اور خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان لانے سے ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات یہ ہیں کہ مثلاً وہ رب العالمین ہے اور قادر مطلق ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرنے سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے اور اس مقصد کے لئے یہ بیت الذکر بنا گئی ہے۔

دوّم خدا کی مخلوق کے حقوق ادا کئے جائیں اور یہ بات انسان کو سکھائی جائے۔ سب انبیاء اسی مقصد کے لئے آئے۔

سوّم تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کیا جائے اور امن قائم کیا جائے۔

ان مقاصد کی مزید تفصیل یہ ہے کہ اوّل پہلا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ عبادت سے انسان کو ہی فائدہ پہنچتا ہے اور اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے عبادت کی جائے تو انسان خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرتا ہے اور خدا کی مخلوق کے بھی حقوق ادا کرتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ جو خدا کی عبادت کرتا ہے اگر وہ مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرتا تو اسے کوئی برکت نہیں ملے گی اسی طرح (دین حق) نے تمام انسانوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔

دوّم قرآن کریم سورۃ آل عمران آیت 111 میں فرماتا ہے کہ سچا مومن وہ ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے۔ خود بھی اچھے اعمال کرتا ہے اور وہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتا ہے۔ نیز فرمایا کہ جبر جائز نہیں بلکہ اعلیٰ نمونہ کے ساتھ نیک تعلیم کو پھیلاؤ۔ اسی طرح سورۃ نمبر 51 آیت نمبر 20 میں غریبوں اور مساکین کے حقوق بتائے اور فرمایا سوالی کو ردّ نہ کرو۔ غریبوں کے حقوق دینے سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے ورنہ فساد ہی پھیلے گا اور اسی طریق سے انسان خدا کے بھی قریب ہوتا جاتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان ممالک میں اس تعلیم کے مطابق عمل کیوں نہیں ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حکمران ذاتی مفادات کے لئے کام کرتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مصلح کی ضرورت تھی جو انصاف قائم کرے اور اسی مقصد کے لئے جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ انسانیت کی خدمت کی شدید خواہش رکھتی ہے۔ ہماری جماعت محدود ذرائع کے باوجود بہت سے غریب ممالک میں سکول، ہسپتال اور یتیم خانے چلا رہی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ اگر ہمارے پاس اور زیادہ وسائل ہوں تو ہم مزید لوگوں کی خدمت کریں۔ جو لوگ ہم سے خدمت حاصل کر رہے ہیں ان کی اکثریت غیر احمدی ہیں۔

جہاں تک والدین کے حقوق کا تعلق ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف Mother's Day کے دن ماں کو ایک تحفہ دیدیا جائے بلکہ مستقل خدمت کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم والدین کے حقوق پوری طرح کبھی ادا نہیں کر سکتے۔ والدہ کا حق سب سے زیادہ ہے کیونکہ ماں بچے کے لئے حمل کے دوران اور بچپن میں غیر معمولی تکلیف اٹھاتی ہے۔ لہٰذا یہ بات غلط ہے کہ عورتیں کسی لحاظ سے کمتر ہیں۔

پھر ہمسائے کے حقوق ہیں۔ اگر ہم میں سے ہر ایک ہمسائے کے حقوق ادا کرے گا تو معاشرے اور ملک میں امن قائم ہو جائے گا۔ ہمسائے صرف وہ نہیں جو ہمارے گھر کے ساتھ رہتے ہیں بلکہ ساری دنیا ہمسایہ ہے۔ ایک حدیث نبویؐ کے مطابق اردگرد کے چالیس گھر ہمسائے میں شامل ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے جن کے ساتھ کام کرتے ہو اور جن کے ساتھ سفر کرتے ہو وہ بھی ہمسائے ہیں۔ یہ وہ تعلیم ہے جو بین الاقوامی امن کا ذریعہ ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کا تیسرا مقصد تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں قرآن کریم میں صرف دفاعی جنگوں کی اجازت ہے۔ آغاز اسلام میں مسلمانوں پر جنگ مسلط کی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی جنگ شروع نہیں کی۔ آپ نے کبھی کوئی تعصب اور دشمنی نہیں دکھائی۔ آج کی دنیا میں مذہبی جنگوں کا کوئی جواز نہیں کیونکہ عام طور پر مذہبی آزادی ہے۔ ہمیں الفاظ اور عمل سے (-) کرنی چاہئے اور یہی جہاد ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ بدی سے دور رہیں اور ہر ایک سے نیکی کریں۔ جو کچھ مَیں نے کہا ہے یہی صحیح (-) تعلیم ہے۔ مَیں نے صرف چند باتوں کا ہی ذکر کیا ہے۔ ہم احمدی (-) اسی (-) پر عمل کرتے ہیں اور یہی (-) پھیلاتے ہیں۔ اسی مقصد کیلئے ہم بیوت الذکر تعمیر کرتے ہیں کہ عبادت کو قائم کریں اور مثبت انسانی اقدار کو پھیلائیں۔ ہم سے کسی کو خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ یہ صرف الفاظ نہیں بلکہ عنقریب آپ سب اس تعلیم کا عملی مظاہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی لیں گے۔ اسی بیت الذکر سے وہ نور نکلے گا جو سارے علاقہ کو روشن کر دے گا۔ آج دنیا کو امن و محبت کی ضرورت ہے۔ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ کی تو دنیا کے مختلف ممالک جنگ کی لپیٹ میں آ جائیں گے اور بالآخر عالمگیر جنگیں شروع ہو جائیں گی جس کی تباہی کا ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ میری دعا ہے کہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں اس تباہی سے محفوظ رہیں۔ آپ بھی دنیا کو اس طرف توجہ دلائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کام میں مدد فرمائے۔ آمین

خدمت انسانیت کے کاموں کے لئے چیک کی پیشکش

حضور انور نے اپنے خطاب کے بعد خدمت انسانیت کے کاموں کے لئے دو معزز مہمانوں کو چیک عطا فرمائے۔

پہلا چیک Collr.Michael Evan کو دیا گیا جو Dudley کے میئر ہیں۔ اس چیک کی مالیت 2500 پاؤنڈ تھی۔

دوسرا چیک Rt. Hon. James Morris کو دیا گیا جو Halesowen سے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ اس چیک کی مالیت بھی 2500 پاؤنڈ تھی۔

دونوں مہمانوں نے اور تمام دیگر حاضرین نے جماعت احمدیہ کے رفاہی کاموں میں بنی نوع انسان کی بلاامتیاز مذہب و ملت خدمت کو قابل قدر نمونہ قرار دیا اور اسے دلی جذبات کے ساتھ خراج تحسین پیش کیا۔

علاوہ ازیں تمام معزز مہمانوں کو قرآن کریم اور بعض اور دینی کتب کا تحفہ بھی حضور انور نے عطا فرمایا جس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آخر میں اجتماعی دعا کی گئی اور اس کے بعد تمام مہمانوں نے حضور انور سے انفرادی طور پر تعارف اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس طرح یہ انتہائی پُرشوکت اور بابرکت تقریب خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ تمام منتظمین اور شرکاء کو بہترین جزا عطا فرمائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

رپورٹ: مکرم منصور احمد مبشر صاحب

جماعت احمدیہ فرانس کا 21واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت احمدیہ فرانس کو اپنا اکیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 13، 14، 15 جولائی 2012ء کو مرکزی مشن ہاؤس Saint-Prix میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

کل چار اجلاسات ہوئے۔ ہر اجلاس میں نومبائعین کی مختصر تقاریر رکھی گئیں جو بہت ایمان افروز تھیں۔ ہر فرنچ تقریر کا اردو ترجمہ اور ہر اردو تقریر کا فرنچ ترجمہ ہیڈ فونز کے ذریعہ سے سب شاملین تک پہنچانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

تقاریر کے علاوہ ایک مجلس سوال و جواب احباب جماعت کیلئے اور ایک غیر از جماعت مہمانوں کیلئے منعقد کی گئی۔ امسال پہلی دفعہ ایک تربیتی سیمینار بھی رکھا گیا۔ جلسہ کے تینوں دن تمام نمازیں باجماعت ادا کرنے کے علاوہ باجماعت نماز تہجد اور فجر کے بعد درس حدیث کا بھی اہتمام رہا۔

جلسہ کا پہلا دن

جلسہ کے پہلے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس نے کی۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے ''اطاعت خلافت اور اس کے تقاضے'' کے موضوع پر جبکہ مکرم ابدال ربانی صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے ''سیرت حضرت مسیح موعود: عفو و درگزر'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد 2 نومبائعین نے حاضرین جلسہ کے سامنے قبول احمدیت اور جماعت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جمعہ کے روز نماز مغرب وعشاء سے دو گھنٹے قبل احمدی احباب کے لئے ایک مجلس سوال و جواب کا پروگرام منعقد کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام اردو اور فرنچ میں ہوا۔ اس میں علمی و تربیتی موضوعات سے متعلق سوالات کئے گئے۔ خواتین کی طرف سے بھی بہت سے سوالات لکھ کر بھجوائے گئے۔ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کی طرف سے ان سب سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

جلسہ کا دوسرا دن

دوسرے روز گیارہ بجے جلسے کے دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم احمد عمر صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ فرانس نے ''دینی اخوت کے تقاضے'' پر فرنچ زبان میں اور مکرم مقصود الرحمٰن صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے ''......نماز کی اہمیت و فلاسفی'' کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم حافظ عاصم منظور صاحب نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگزر'' کے موضوع پر کی۔ اجلاس کے اختتام پر تین نومبائعین نے قبول احمدیت کی ایمان افروز داستانیں سنائیں۔

حسب معمول امسال بھی مستورات کے جلسہ کا الگ پروگرام بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس کا اردو اور فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں فرنچ ترجمہ کے ساتھ نظم پیش کی گئی۔ اجلاس کی پہلی تقریر فرنچ زبان میں ''ہستی باری تعالیٰ'' کے موضوع پر کی گئی۔ اس کے بعد قصیدہ پیش کیا گیا۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر ''نظام جماعت کی اطاعت'' پر کی گئی۔ پھر ایک منظوم کلام پیش کیا گیا۔ اجلاس کی تیسری تقریر بعنوان ''پردہ کی اہمیت'' تھی۔ یہ تقریر اردو میں کی گئی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر ''نظام نو نظام وصیت'' کے عنوان پر تھی۔ اس کے بعد نومبائعات نے قبولیت احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

جلسہ کا تیسرا اجلاس مکمل طور پر فرنچ زبان میں مکرم عثمان طورے صاحب صدر خدام الاحمدیہ فرانس کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم نصر مراد صاحب نے ''فرانس کا آئین اور مذہبی آزادی'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم اطہر کاہلوں صاحب نے ''میثاق مدینہ اور اس کے اثرات'' کے موضوع پر کی۔

فرنچ سیشن کی ان دو تقاریر کے بعد حسب معمول فرنچ میں مجلس سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ مکرم مربی صاحب نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ پروگرام دو گھنٹے جاری رہا۔

اسی دن شام کے وقت جماعت احمدیہ فرانس کا پہلا تربیتی سیمینار ہوا۔ سیمینار کے اختتام پر مکرم مربی صاحب نے صدارتی ریمارکس میں اس موضوع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں انٹرنیٹ کے نقصانات سے بچنے اور احمدی بچیوں کو بطور خاص فیس بک سے پرہیز کرنے کی نصیحت کی۔

جلسہ کا تیسرا دن

تیسرے دن کا آغاز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نماز تہجد کے ساتھ ہوا۔

تیسرے روز اختتامی سیشن کا آغاز گیارہ بجے مکرم امیر صاحب فرانس کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد 3 نومبائعین نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ اس کے بعد تقسیم اسناد کا پروگرام ہوا۔ امسال 5 بچیوں کو اسناد ملیں۔ اس کے بعد اجلاس کی تقاریر شروع ہوئیں۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر فرنچ زبان میں مکرم مکرم الاسلام صاحب نے ''احمدی اور غیر احمدی میں فرق'' کے موضوع پر کی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر اردو زبان میں خاکسار منصور احمد مبشر کی تھی جس کا موضوع تھا ''مالی جہاد کی اہمیت و برکات'' اس جلسہ کی اختتامی تقریر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فرانس کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''جہاد اکبر'' آخر پر مکرم امیر صاحب نے عہد خلافت دہرایا اور اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ کے موقع پر بکسٹال اور نمائش کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا۔ امسال حاضری سات سو سے زائد رہی۔ قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدمت کرنے والے رضا کاروں کو خدا تعالیٰ جزاء دے اور جلسہ کے شاملین حضرت مسیح موعود کی سب دعاؤں کے وارث بنیں۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 28 ستمبر 2012ء)

اطلاعات اعلانات

نکاح

❁ مکرم طاہر احمد شمس صاحب استاد شعبہ انگریزی جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ مدیحہ صدف بھٹی صاحبہ بنت مکرم سلطان احمد بھٹی صاحب آف کینیڈا کے نکاح کا اعلان مکرم ہمایوں سعید صاحب ابن مکرم محمد عارف صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ کے ساتھ مبلغ 10 ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر مورخہ 29/اکتوبر 2012ء کو الرفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے کیا۔ دلہن حضرت غلام محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے اور دلہے کا تعلق مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ضلع فیصل آباد کے خاندان سے ہے۔ احباب سے دونوں خاندانوں کیلئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

❁ مکرم احمد طارق باجوہ صاحب دفتر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے مورخہ 29/اکتوبر 2012ء کو میرے بڑے بھائی مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مشنری انچارج کوگو کنشاسا اور بھابھی مکرمہ صائمہ حنا صاحبہ کو تین بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام نظیم احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود، حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے، مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ آف منڈیکی بیریاں ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری رشید احمد اٹھوال صاحب دارالیمن غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو نیک صالح، خادم دین، صحت و سلامتی والی لمبی زندگی والا، ماں باپ کیلئے قرۃ العین، خلافت کا فدائی اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

مکرم سید منیر احمد باہری شاہ صاحب کی وفات

❁ مکرم سید ظہیر احمد شاہ صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم سید منیر احمد باہری شاہ صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ 23/اکتوبر 2012ء کو رات گیارہ بجے 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ 25/اکتوبر 2012ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے مرحوم کی نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد نماز ظہر پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ والد صاحب مرحوم کو برما میں بطور مربی سلسلہ و مشنری انچارج خدمات سرانجام دینے کی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق ملی۔ آپ پہلے انچارج وقف جدید بحکم خلیفۃ المسیح الثانی مقرر ہوئے۔ اس کے بعد دفتر تحریک جدید میں والد مرحوم کو وکالت مال ثانی اور وکالت زراعت میں بھی خدمات انجام دینے کا موقعہ ملا۔ مرحوم نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ تین بیٹیاں مکرمہ سیدہ خالدہ حنا صاحبہ اہلیہ مکرم احمد ذکاء صاحب امریکہ، مکرمہ سیدہ راشدہ حنا صاحبہ ناروے اور مکرمہ قانتہ ثناء صاحبہ اہلیہ مکرم فہیم احمد خان لودھی صاحب کینیڈا چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

کسی فرد یا ادارے کو تنہا ملکی مفاد کے تعین کا حق نہیں

چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق پرویز کیانی نے کہا ہے کہ کسی فرد یا ادارے کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ قومی مفاد کا حتمی تعین کر سکے کیونکہ ایسا صرف اتفاق رائے کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ اور آئین میں تمام پاکستانیوں کیلئے اظہار رائے کا طریقہ کار بڑا واضح ہے۔ تعمیری تنقید مناسب سہی لیکن افواہ سازی کی بنیاد پر سازشوں کے تانے بانے بننا اور بنیادی مقاصد کو ہی مشکوک بنا دینا کسی بھی صورت قابل قبول نہیں ہے۔ ماضی میں کی جانے والی غلطیوں پر سنجیدگی سے غور کرنے کے ساتھ ساتھ بہتر مستقبل کیلئے لائحہ عمل ترتیب دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ٹینکوں اور میزائلوں کی بنیاد پر ملکی استحکام کے تعین کے دن گئے

چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے کہا ہے کہ ٹینکوں اور میزائلوں کی بنیاد پر ملکی استحکام کے دن گئے۔ آج کے دور میں قومی تحفظ کے نظریات تبدیل ہو رہے ہیں۔ سپریم کورٹ حتمی اختیارات رکھتی ہے۔ آئین کی بالادستی قائم کرنا سپریم کورٹ کی ذمہ داری ہے۔ آئین کے محافظ کی حیثیت سے عدالت عظمیٰ کے ججز پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، قومی اداروں کو چلانے کیلئے ہمیں تربیت یافتہ اور قابل بیوروکریسی کی ضرورت ہے۔ عدالت کو اپیل، نظرثانی اور مشاورتی اختیارات سماعت حاصل ہیں۔

☆......☆......☆

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

۞ دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

113 برسوں میں امریکہ میں آنے والے طوفان

1900ء سے 2012ء تک دنیا میں آنے والی قدرتی آفات کے نقصانات کا مختصر جائزہ

امریکہ کو صدی کے سب سے بڑے طوفان سینڈی کا سامنا ہے۔ سینڈی نامی طوفان سے امریکا کو 1900ء سے لے کر 2012ء تک آنے والے طوفانوں سے زیادہ معاشی نقصان کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ امریکہ میں 1900ء سے اب تک 256 چھوٹے بڑے طوفان آ چکے ہیں۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ''سینڈی'' طوفان سے امریکہ کو جاپان میں آنے والے 1995ء کے خوفناک زلزلے سے بھی زیادہ نقصان ہوسکتا ہے۔ جاپان کو 1995ء میں زلزلہ سے آنے والی تباہی کی وجہ سے 1310.5 ملین ڈالر کا نقصان ہوا ہے جو کہ پاکستان کے بیرونی قرضہ سے دوگنی رقم ہے۔

نیوزنیشنل ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اور امریکی ریسرچ سینٹر سے حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق 113 سال میں امریکا میں 256 طوفان آئے ہیں جن میں مجموعی طور پر 9 ہزار 70 افراد ہلاک اور 2,86 ملین افراد متاثر ہوئے تھے جبکہ معاشی طور پر امریکہ کو 34.197 بلین ڈالر کا نقصان ہوا تھا۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق 29 اگست 2005ء کو امریکا میں طوفان آیا تھا جس میں معاشی نقصان کا تخمینہ 125 ملین ڈالر لگایا گیا تھا۔ 12 ستمبر 2008ء میں آنے والے طوفان میں 30 ملین ڈالر، 24 اگست کو آنے والے طوفان سے 26.5 ملین، 15 ستمبر 2004ء واشنگٹن ڈی سی میں آنے والے طوفان سے 18 ملین ڈالر اور 13 اگست 2004ء کو 16 ملین ڈالر کا امریکہ کو نقصان ہوا تھا۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی رپورٹ کے مطابق 1900ء سے لے کر 2012ء تک سب سے خطرناک طوفان بنگلہ دیش میں آیا تھا جو نومبر 1970ء میں رونما ہوا تھا۔ جس میں 3 لاکھ افراد لقمہ اجل بنے تھے اور عالمی سطح پر سب سے زیادہ خطرناک طوفان بنگلہ دیش کے طوفان کو ہی کہا گیا تھا۔ اقوام متحدہ، این جی اوز، انشورنس کمپنیز، تحقیقاتی اداروں اور میڈیا سمیت مختلف عالمی ذرائع سے حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق 1991ء میں بنگلہ دیش میں آنے والے طوفان سے ایک لاکھ 38 ہزار 8 سو 66 افراد صفحہ ہستی سے غائب ہوگئے تھے۔ 1991ء میں ہی میانمر (برما) میں طوفان آیا تھا جس میں ایک لاکھ کے قریب لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ 1942ء میں چین میں آنے والے سیلاب اور طوفان سے ایک لاکھ کے قریب لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ 1942ء میں اس وقت کے برصغیر اور آج کے بنگلہ دیش میں ''ٹائی فون'' نامی سیلاب کی وجہ سے 61 ہزار لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ 1936ء میں ہی انڈیا میں ٹوسٹر نامی طوفان آیا تھا جس میں 60 ہزار لوگ لقمہ اجل بنے تھے۔

امریکہ کے دفتر خارجہ کے قدرتی آفات کے شعبے، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اور کولمبیا یونیورسٹی کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق جاپان میں 1995ء کو آنے والے زلزلہ سے جاپانی معیشت کو 131.5 بلین ڈالر، سوویت یونین میں اپریل 1991ء کو آنے والے طوفان سے 60 بلین کا نقصان ہوا، دسمبر 1998ء کو سوویت یونین ہی پھر زلزلہ آیا جس میں 2.5 بلین ڈالر، 1998ء میں چین میں سیلاب آیا جس میں 20 بلین ڈالر کا نقصان ہوا، 1980ء میں اٹلی میں آنے والے زلزلہ سے 20 بلین ڈالر، 1992ء میں امریکہ میں سائیکلون نامی طوفان سے 20 بلین ڈالر، 1994ء میں امریکہ میں آنے والے زلزلہ سے 20 بلین ڈالر، 1997ء میں انڈونیشیا میں جنگل میں آگ لگنے سے 17 بلین ڈالر، 1995ء میں کوریا میں سیلاب آیا اس سے 15 بلین ڈالر، 1995ء میں کوریا میں سیلاب آیا اس سے 15 بلین ڈالر اور 1996ء میں پھر چین میں سیلاب آیا جس سے 12.6 بلین ڈالر کا نقصان ہوا تھا۔

(روزنامہ جنگ یکم نومبر 2012ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 7۔نومبر

طلوع فجر	5:02
طلوع آفتاب	6:27
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:16

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0321-9469946-0321-8469946
TeL:042-7668500-7635082

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

FR-10